

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصِيغُ اَجْرًا

الحمد لله والمتكبرين رساله عجايب مرسل ثواب وصال



اَرَادَ اَلِيْقَامُوْنَ اَعْلَامُ وَفَاتِحَةُ خَمْسَ سَنَةٍ اَمَامَ اَمَامِ اَلْمَجْدِ اَمَامِ اَلْمَجْدِ اَمَامِ اَلْمَجْدِ

مَطْلَعُ مَحْمَدٍ لَا يَهْوِي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمین علی عباد الذین اصطفیٰ اما بعد پس یہ مسئلہ اہل سنت و جماعت کا
کثیر الوقوع تھا۔ اور عوام الناس میں بیات و قرأت میں مخالفین کو کتاب میں احادیث کی تردید کیا
سکتے تھے۔ اور اکثر لوگ ظاہر اقوال معتزلہ سے جواب ہو کر مستحاج کتاب تحریر فرماتے تھے کہ
لہذا اس محترم النبیان نے حبیب اللہ و رسولہ و مرثیۃ الارواح النورین و اولیاء اللہ۔ یہ مسئلہ
بھولا کتب لکھا خدا سے کریم قبول فرماوے۔

سوال صدقات الیہ سے معائنہ شیرینے پہل و پھول اور عبادات بدنی جیسے
اوراد و اوراد و اذکار و نماز و روزہ و ختم قرآن شریف انکا ثواب کچھ ہو چتا ہے یا نہیں
جواب صدقات الی کا ثواب پہنچتا ہے اور معتزلہ اسکے منکر ہیں اور عبادات بدنی
کا ثواب بھی پہنچتا ہے لہذا فقہاء و مالکیہ اسکے منکر ہیں بغیر کرام کے تو ایک صحیح قائل
و عبادات کا ثواب پہنچتا ہے و ارقطبی میں ہے کہ ان وجہ سال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان فی ابوان سجویا فیکف لہما بعد فوہما فقال
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البر بعد البر ان تصلی لہما صلوٰتک و ان
تصوم لہما مع صیامک ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلوٰات اللہ علیہ کثیرت شریف
میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ انکے زندگ میں سلوک کیا کرتا تھا۔
اب بعد وفات کے سلوک کس طرح کروں حضرت نے فرمایا سلوک بعد سلوک کے

یہ ہے کہ تم اپنے نماز کے ساتھ انکے لیے نماز پڑھا کرو اور اپنے روزہ کے ساتھ انکے
لیے روزہ رکھا کرو۔ اور نیز و ارقطبی میں حضرت علی کریم اللہ وجہہ ایک
حدیث نقل کی ہے کہ ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صر علی القابو فقرا
قل هو اللہ احد احد عشرۃ ثمان مائۃ جبرہ اللاموات اعطی من الاجر
بعد لاموات یعنی جو شخص قبرستان کے پاس گزرتے اور قل شریف گیارہ و
پڑھ کر اسکا ثواب مرنے کو بخشے گا اور یہ پڑھ کر اسکو قراب اللہ تعالیٰ کے طرف سے
دیا جائیگا۔ اور حضرت الشیخ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت
میں عرض کیا کہ انا تصدق عن موتانا و فی عظام و ندعو لہم قل بصل

ذلک الیہم فقال نعم انہ بصل الیہم و یتخرجون بہ کما یتخرج احدکم یا الطوبی
اذ اللہ الیہ رواہ ابن جنس البکری۔ ہم اپنے مرنے کے طرف سے صدقہ دیتے ہیں ان
انکی طرف سے ہو کر تے ہیں اور انکے لیے دعا مانگتے ہیں کیا یہ انکو پہنچتا ہے اپنے فرمایا
کہ ہاں یہ پہنچتا ہے اور وہی اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ کسی پاس ایک
ملشت تختہ و تحائف کا پیش کیا جاوے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ اور ابو داؤد
میں منقل ابن سیرت سے مروی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی موتاکم سورۃ یس یعنی تم اپنے موت پر سورہ یس پڑھا کرو اور اجماع مسلمین
حرمین شیرینین میں قدیم سے چلا آتا ہے کہ شب اہل سلام صاحبین میں ہو کر قرآن
شریف پڑھیں اور ثواب اسکا سو فی کو بخش دیتے ہیں اور معتزلہ کے دلیل ہے

وان ليس للانسان الا ما سعى اليه يفر آدمي الى ما هو عليه من حيث هو
خود كوشش کی۔ مقرر کا قول ہے کہ ہر انسان اپنے معلوم ہوا کہ بخیر اپنے کوشش کے
دوسری کوشش کو چھوڑ دینا نہیں چاہیہ کہ اگر اس دلیل کے آئینہ جواب دیتے ہیں +
اول عبد اللہ بن عباس نے فرمایا ہے کہ یہ آیت مذکورہ اس آیت ساتھ منسوب ہے

والذين آمنوا واتبعوا آية الله من آياته ما التفتهم من عملهم من شيء يعني جو لوگ
ایمان لائے ہیں اور ان کے اولاد ایمان میں ان کے تاج ہوئی ہے تو ہم ان کے ساتھ
طاوین گے اور ان کے عملوں سے کچھ نقصان نہ کریں گے و وہم یہ آیت اول کا
مضمون حضرت ابراہیم و موسیٰ کی امت کے ساتھ مختص ہے یعنی صوفی ابراہیم و موسیٰ

علیہم السلام میں ہے کہ ان کا توبہ و اذتہ و ذل خدی ان ليس للانسان الا
ما سعى اليه اعم ما ضیعیہ واسطے یہ حکم تھا کہ ہر ایک شخص اپنی اعمال کا پند و مفید
(ترجمہ) کوئی نفس دوسرے کا بوجہ اٹھانے والا نہیں۔ اور آدمی کو واسطے یہ حکم
کچھ نہیں اور اس امت پر جو کہ واسطی اپنے اعمال سے ہیں اور دوسروں کے اعمال کا
ثواب بھی پہنچاتا ہے سو ہم میں بن انسان نے کہا کہ آیت اول مراد انسان کا
ہے کہ کافر کو دوسرے کا عمل کچھ مفید نہیں ہوتا بخلاف مومن کے دوسرے
اعمال اس کو مفید ہوتے ہیں۔ چہاں ہم اس آیت میں بیان طبرین عدل کا ہے
اور دوسروں کے اعمال کا ثواب طبرین فضل کے پہنچتا ہے چچم ابو بکر و راق نے فرمایا
کہ اس سے کہنے لگے کہ میں۔ یعنی مومن اپنی نیت کے مطابق جزا ملتے ہیں

حدیث شریف میں وارد ہے کہ انما الاصل انما انویٰ یعنی آدمی کو واسطی ہی جو کہ
اس سے نیت کی ہے **مستم** ابو جہل ثعلبہ نے کہا ہے کہ ليس للانسان الا
ما سعى اليه کے یہ معنی ہیں کہ کافر کو دنیا میں اس کے اعمال کے حسبہ المتی جاتی ہے
عقوبت میں اس کے لیے کچھ نہیں رہتا۔ **مستم** یہ کہ لام للانسان میں معنی
ملے ہے جیسا کہ وان اسأتم فلها اور ولهم العنة میں۔ یعنی آدمی پر دوزخ
گناہ کا عذاب نہیں ہوتا۔ **مستم** یہ کہ ليس للانسان الا ما سعى اليه کے معنی یہ ہیں
کہ اسباب اعمال کے بہت ہیں گناہ انسان خود عمل کرتا ہے اور گناہی سبب اعمال
سے کرتا ہے یعنی مینا اور دوست بناتا ہے کہ اس نسبت سے دوسرے لوگ اس کے لیے
عمل کرتے ہیں۔ اور گناہی دوست میں و بدگمان خدا کے کرتا ہے۔ کہ اس سبب
و دوستی ثواب اس کے اعمال کا ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ ابن جوزی نے بیان کیا ہے
اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت صلح و کیش (منشد ہے) قربانی کرتے
تھے۔ ایک اپنی طرف سے دوسرے مومنین است کی طرف سے احمد پش کو ایک
باعث صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔ اس سے ثابت ہو کہ ثواب صحت کا
دوسرے کو بخشنا خواہ وہ مردہ ہو خواہ زندہ مسنون ہے اور سعد بن عبادہ
سے مروی ہے کہ قال يا رسول الله ان ام سعد ماتت فاي المصدقه قال
فقالت الماء فحضر بيثا فقال هذه لام سعد رواه ابو داود و دیگر اس سے
حضرت بخاری میں عرض کیا کہ میری ان فوت ہو گئی ہے اب کون صدقہ کا

لیے افضل ہے آپ نے فرمایا کہ پانی پس اوستے کنوان کہو اگر کہا کہ یہ کنوان
 ام سعد کے لیے ہے۔ احمدیث سے صاف ظاہر ہے کہ طعام وغیرہ سانس کی ہلکی
 اگر کہا جاوے یہ فلاں نے سوئے کیوں ملے تو جائز ہے۔ اور اس میں اتباع صحابہ کرام
 کا ہے۔ اور حدیث شریف میں وارد ہے۔ الذہار یروا الیہم والصدقہ تطفی
 غضب اللہ یعنی دعا کا کو رو کر لی۔ اور صدقہ خدا کی غضب کو فرو کرتا ہے۔
 اور نیز وارد ہے کہ عالم و شاگرد کے گانو کے پاس سے گزرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان
 گانو کے قبرستان کا عذاب چاہیں ان تک صاف کر دیتا ہے۔

سوال دعائیں دو تہہ اٹھانے کیسے ہیں۔

جواب سنن ہے جیسا کہ مالک بن سيار سے مروی ہے قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سألتم اللہ فاسألوا ببطون الکفم ولا

تسلوا بظہورہا وروایۃ ابن عباس م قال سألوا اللہ ببطون الکفم

ولا تسألوا بظہورہا فاذا فرغتم فاستمعوا لہا وجوہکم رواہ

ابوداؤد کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کرو۔ تو اپنے

ہتھیلیوں کے ساتھ سوال کیا کرو۔ اور انہوں کے ہتھیلے سے سوال مت کیا کرو

پس جب تم دعا سے فارغ ہو تو اٹھ اپنے چہرے پر ملا کرو۔ اور ابن عباس کے

روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا تم اپنے ہتھیلیوں کے ساتھ خدا سے دعا

سے سوال کرو اور انہوں کی پشت سے مت سوال کرو پس جب تم دعا

فارغ ہو تو اٹھ مو نہ پر ملا کرو اور حضرت عمر سے مروی ہے کہ حضرت صلعم

جب دعائیں اٹھاتے تو بغیر چہرے پر ملنے کے نیچے کرتے تھے عن عمر بن

قال کان النبی صلی اللہ وسلم اذا رفع یدیه فی الدعاء لم یطہمہما حتی یمسح

بہما وجمہ رواہ الترمذی۔ اور سلمان سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول

صلعم نے کہ تمہارا رب بڑا عاقل و کریم ہے اپنے بندہ سے بہت حیا کرتا ہے جب

اپنے دونوں تہہ اٹھاوے تو انکو خالی رکھے وعن سلمان رضی اللہ عنہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حی کریم یتجسس من

عبدہ اذا رفع یدیه ان یردھما صغارا رواہ الترمذی وابو داؤد و

البیہقی فی الدعوات الکیو اور نیز انس بن مالک اور اسہل بن عبداللہ اور سہیل

بن یزید عن یزید اور عکرمہ عن ابن عباس م مرویات ہیں کہ حضرت صلعم دعا

میں دونوں تہہ اٹھاتے اور بعد فراغ کے چہرہ پر ملتے تھے اور عبداللہ بن عمر سے

مروی ہے کہ ہر دعائیں دو تہہ سینہ سے بلند کرتے نئی بات ہے کہ حضرت صلعم

ہر دعائیں ایسا نہیں کرتے بلکہ گاہی گاہی سینہ سے بلند کرتے اور گاہی

سینہ کے برابر رکھتے تھے۔ جیسا کہ دعائی ستغاثی میں بہت بلند کرتے تھے

اور انہوں کے پشت اوپر کو کرتے تھے اور باقی دعاؤں میں انہیں سینہ کے

برابر رکھتے تھے اور ہتھیلیوں کو اوپر رکھتے۔ الغرض فاتحہ خوانے و ختم قرآن

شرعیہ الصالحات و مذکورہ وقت اٹھ اٹھا کر دعا مانگتے جیسا کہ اہل

اسلام میں مرجع ہے یہ سب مستنون ہے اور ایصال ثواب بھی سوال میں
 ہے کہ یا اللہ اسکا ثواب تلافی غلام نے روح کو پہنچایا اور بموجب حدیث مذکور
 سلطان میں کی جس دعا میں احباب قبولیت منظور ہو بالضرورت میں اہل
 اٹھائے کہ حسب فحوائی حدیث نبوی خداوند کریم اپنے کرم سے بندہ کو
 خالی رو بہین کر لیا اور نہ کرتا ہے واللہ اعلم بالصواب

الف الفقیر غلام قادر
 عفی عنہ

د ک م د

| | |
|-----------------------------|-------------------------|
| بعد اخلاص حمد حق خوانے | کہ شود مشکل تو آسانی |
| صدقہ و نذر خوانندہ دادہ عیہ | میرسد بیشک آنچه برسانے |
| مردن زمین سعی مشردیاب شود | بین احادیث و تفسیر قرآن |
| اصل عرفان غلام قادر وید | کہ منہم ست فرقہ دثانے |
| پس سالہ نوشت کریم عالم | حاکم و حرف محض نادانے |
| چو خلق آرزویش شد شوم | گفتش ایندرون بفضل رسانے |
| سیر فاسد برین گو تارین | بہ بود نفع فائزہ بخوانے |

این تاریخ از ستارچ افکار خادم العلماء الاہرار محمد یار واعظ مسجد شاہی ست

بقلم امام الدین ساکن کیلیا توالہ